



پہلا انگریزی ایڈیشن : 1995
پہلا اردو ایڈیشن : مارچ 2000
تعداد اشاعت : 3000
© چلڈرن بک ٹرسٹ نئی دہلی
قیمت : 15.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language,
M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I,
R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon
Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.

ایک پرانا دوست

مصنف اور مصوّر : ہریندر سنگھ
مترجم : فرحت عزیز



بچوں کا ادبی ٹرسٹ

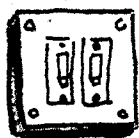
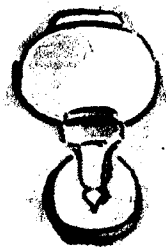
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

چلڈرن بک ٹرسٹ

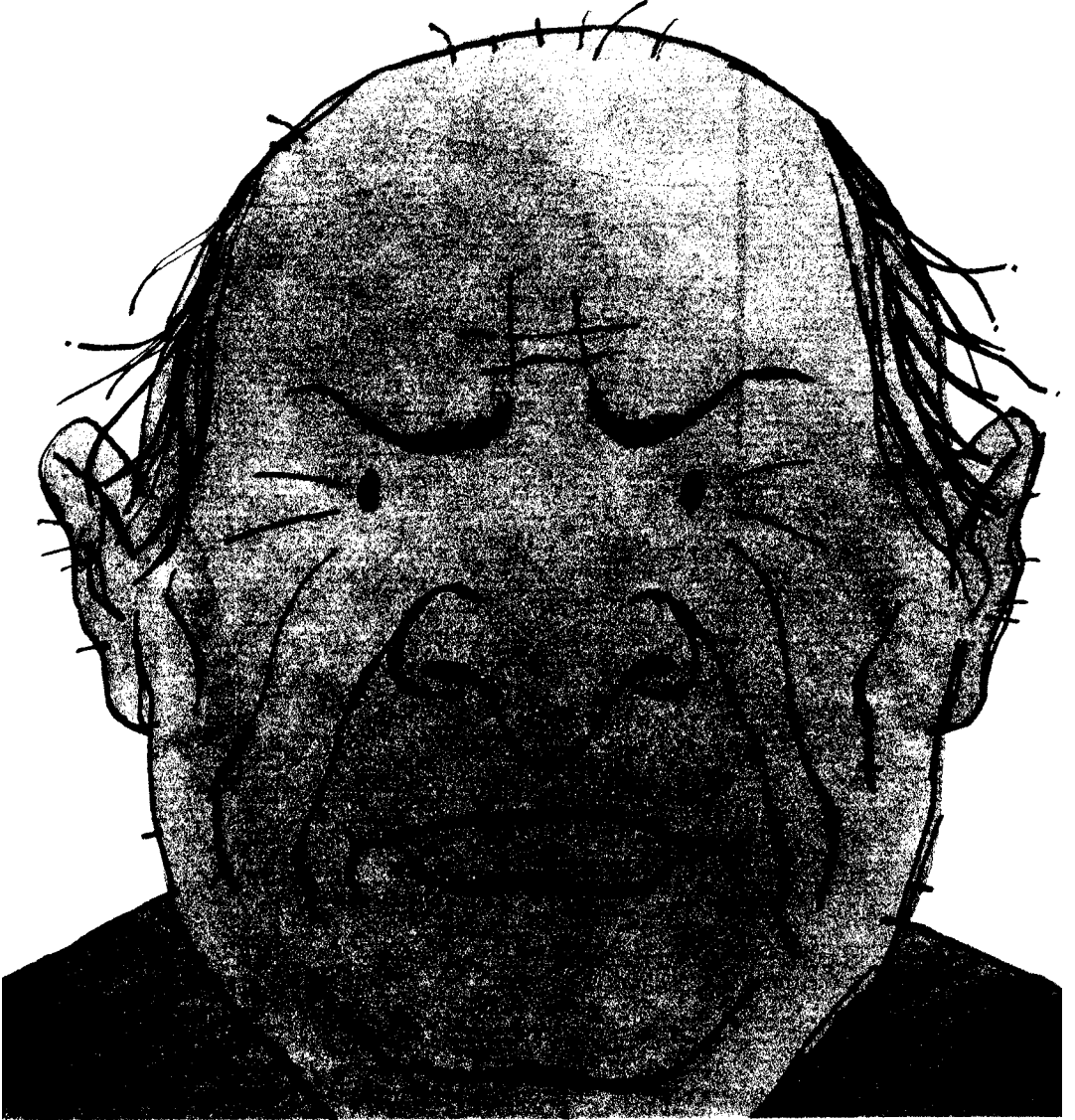
ایک دن بعد دوپہر پر شانت اور سنجنا کھیل رہے تھے کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔ ٹرن۔۔
ٹرن۔۔ ٹرن!

پر شانت اور سنجنا نے ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔
”وہ کون ہو سکتا ہے؟“ سنجنا نے پوچھا ”میں جادوئی آنکھ کے ذریعہ جھانک کر دیکھوں گا اور
تھیں بتا دوں گا۔“ پر شانت نے کہا۔
اس نے ایک کرسی کو گھسیٹ کر دروازے کے قریب کیا اور اس پر چڑھ گیا۔





پر شانت کو کیا دکھائی دیا؟
اس کو بڑی ناک والا ایک آدمی نظر آیا۔ ایسی بڑی ناک جو معلوم ہو تا تھا کہ اس شخص
کے پورے چہرے پر چھا گئی ہو۔ اس کی نوک پر کچھ بال بھی اُگے ہوئے تھے۔
اس آدمی نے پھر گھٹی بجائی۔



پر شانت گھبرا گیا اور اپنی جلد بازی میں کرسی سے نیچے گر گیا۔

بھاگو، سنجنا بھاگو، وہ چیخا۔ ”دروازے پر ایک چور ہے۔“

سنجنا اور پریشان ہو کر چھپنے کی جگہ کی تلاش میں ادھر

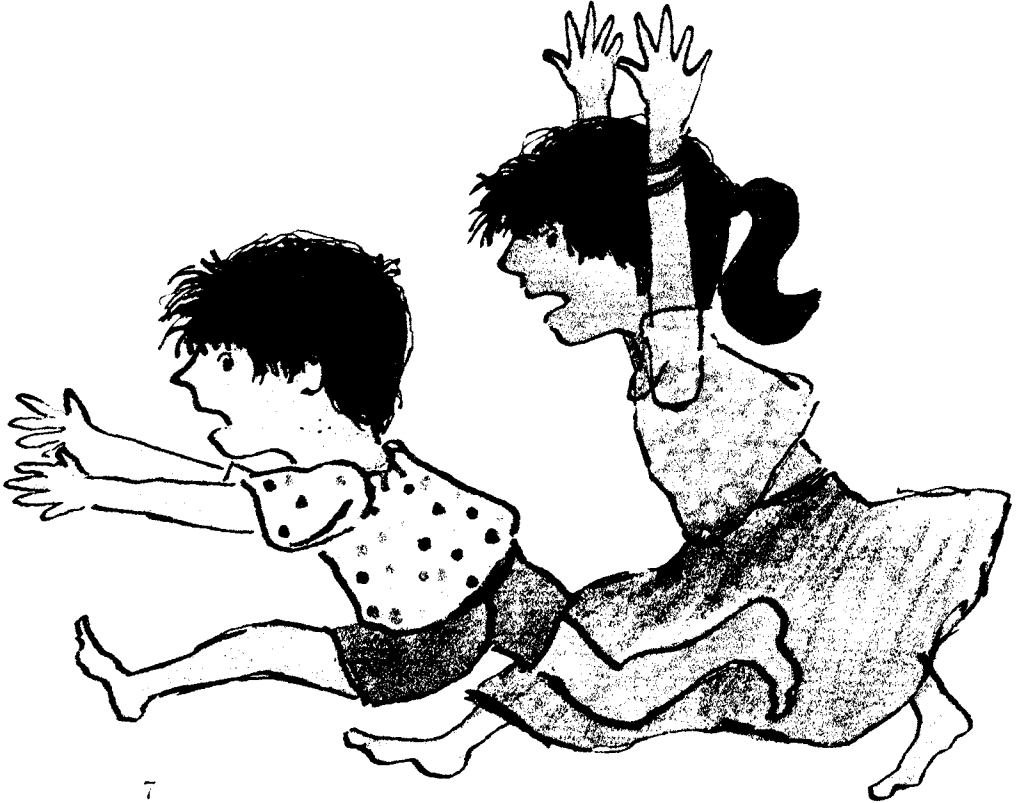
ادھر بھاگنے لگے۔





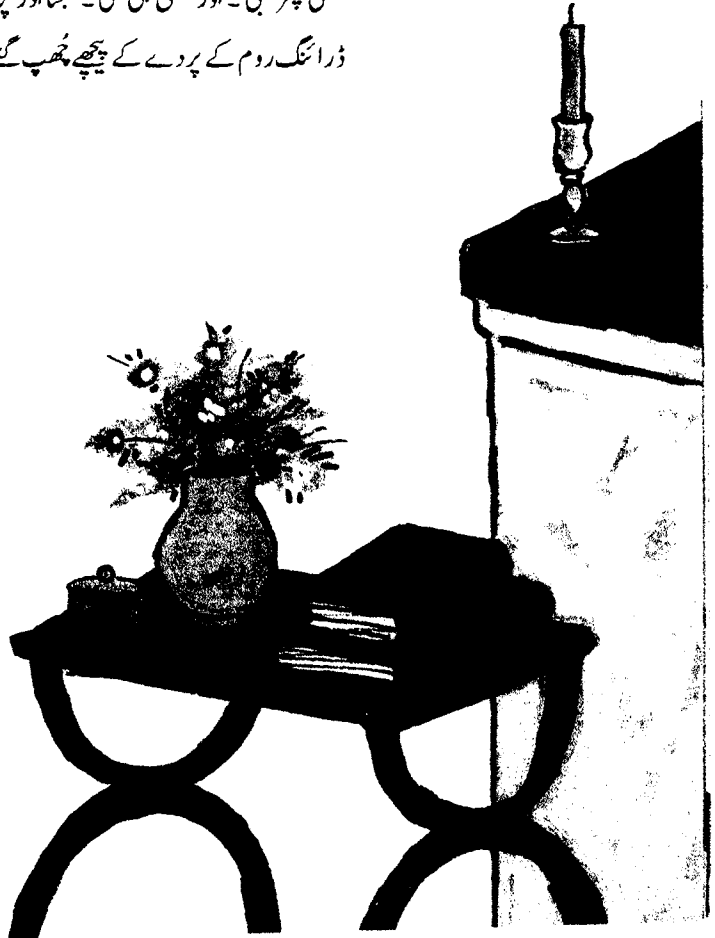
”چور! چور!“ پر ثنائت اور سبنا چیتے ہوئے ماں کے سامنے سے گزرے اور اسے بھی پریشان کر دیا۔

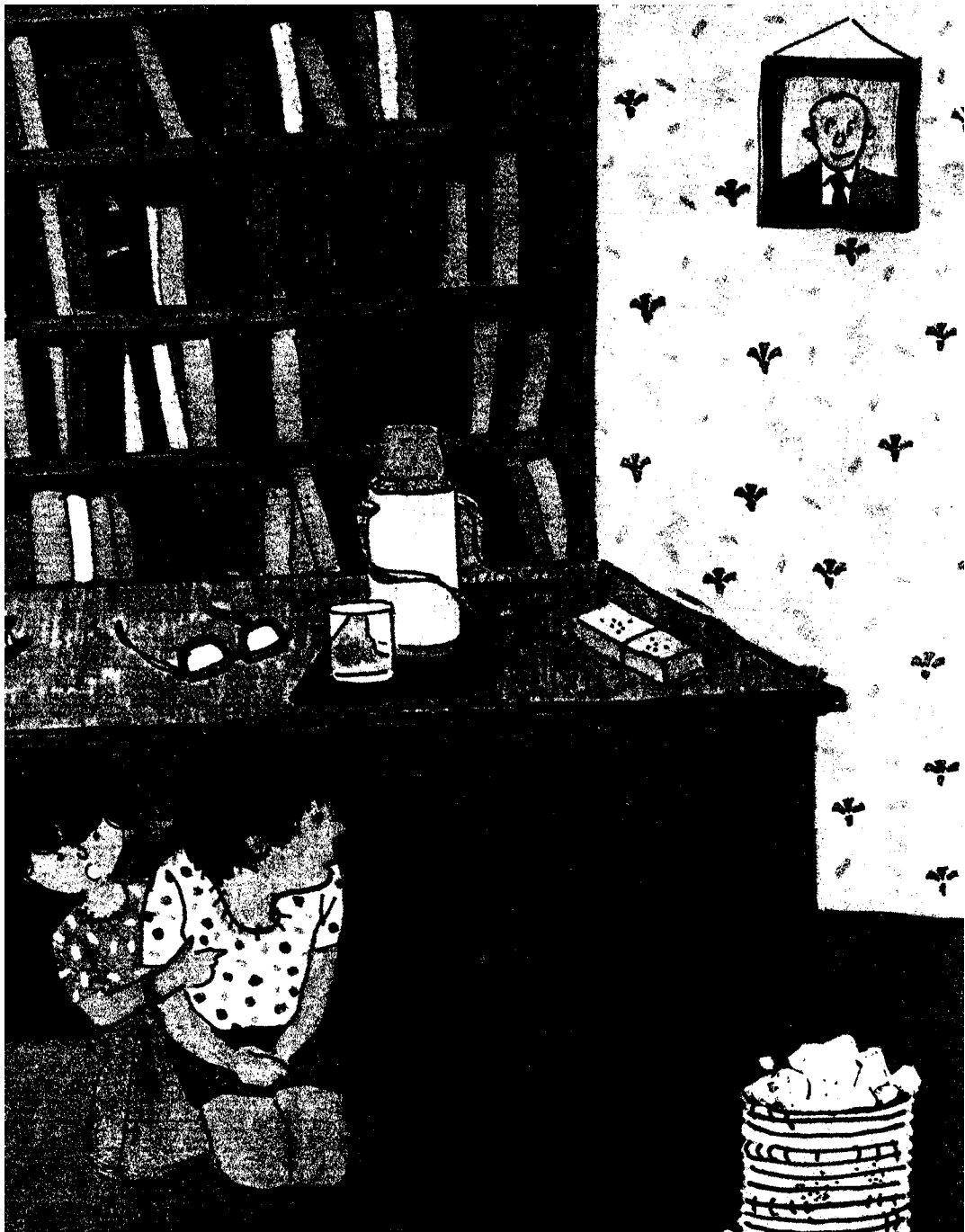
”تم لوگ کیوں بھاگ رہے ہو؟ کھنٹی کا جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟“ ماں نے پوچھا مگر اس درمیان ایک بار پھر کھنٹی بجی۔

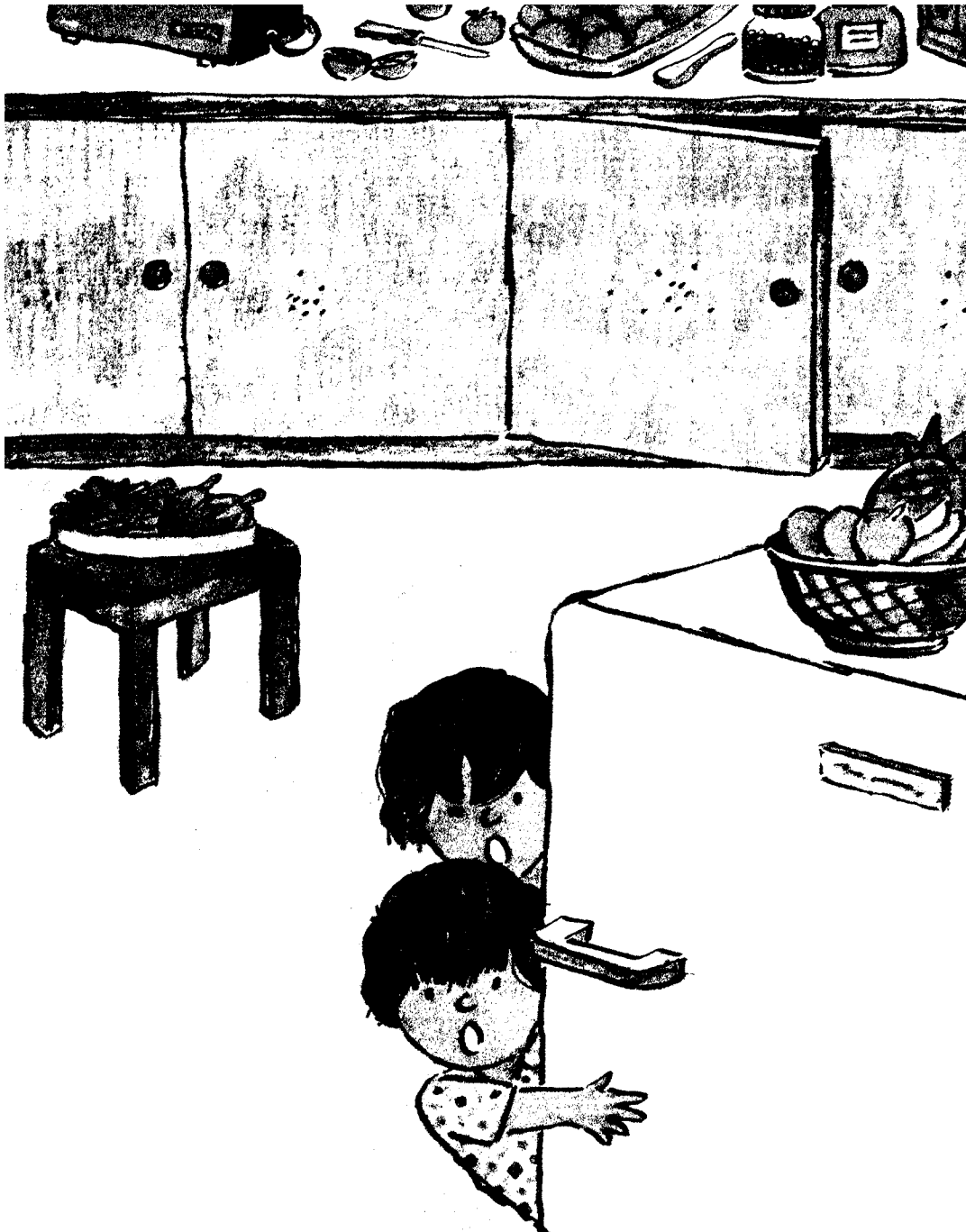


سبنا اور پر شانت نے ماں کو کوئی جواب نہ دیا۔ وہ
دوڑ کر اپنے باپ کی پڑھنے کی میز کے نیچے بھپ کر
بیٹھ گئے۔

گھنٹی پھر بجی۔ اور بجتی ہی گئی۔ سبنا اور پر شانت
ڈرائنگ روم کے پردے کے پیچھے بھپ گئے۔









سبنا اور پر شانت کو سنائی پڑا کہ ماں سامنے کے دروازے کی طرف جا رہی ہیں۔ ماں نے کھٹاک سے دروازہ کھول دیا۔ ”کھول لے مت“ پر شانت اور سبنا نے ریفریجریٹر کے پیچھے سے آواز دے کر کہا۔ ”ماں۔ دروازہ مت کھولے۔ چور گھس آئے گا اور ہم سب کو نقصان پہنچائے گا۔“

اب تک بہت دیر ہو چکی تھی ان کی ماں نے پہلے ہی دروازہ کھول دیا تھا۔ ”بیلو راجن صاحب“! انھوں نے سنا کہ وہ آنے والے کا استقبال کر رہی ہیں ”کتنا خوش گوار تعجب ہے۔۔۔ آئیے نا“ اس نے دعوت دیتے ہوئے کہا۔

اس شخص نے بہت آہستہ آواز میں جواب دیا ”بچے کہاں ہیں؟“ اس نے پوچھا۔ ”اب تو وہ بڑے ہو گئے ہوں گے۔ جب میں نے آخری بار دیکھا تھا تو اس وقت تو وہ بالکل بچے ہی تھے۔“

سبنا اور پر شانت مچھنے کے لیے دوسری جگہ کی فکر میں تھے کہ ان کی ماں باورچی خانے میں داخل ہوئیں۔ وہ مسکرا رہی تھیں ”بچو آؤ اور راجن صاحب سے ملو وہ دوسرے شہر میں رہتے ہیں اور یہاں کام سے آئے ہیں۔ اب آ جاؤ۔“



سجنا اور پرشات آہستہ آہستہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے ”ہیلو! پیارے بچہ! تمہیں تو میں یاد بھی نہ ہوں گا۔ پچھلی بار جب میں تمہارے گھر آیا تھا، تو تم دونوں بہت چھوٹے تھے۔“ راجن صاحب نے آرام سے ان سے کہا اور مسکرائے۔

”آؤ اور دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں؟“ مسٹر راجن نے ان کو کاغذ سے بندھا ہوا ایک ڈبا دیا۔ ”جاؤ اسے کھولو“ اور بندھا ہوا ڈبا انہیں دے دیا۔

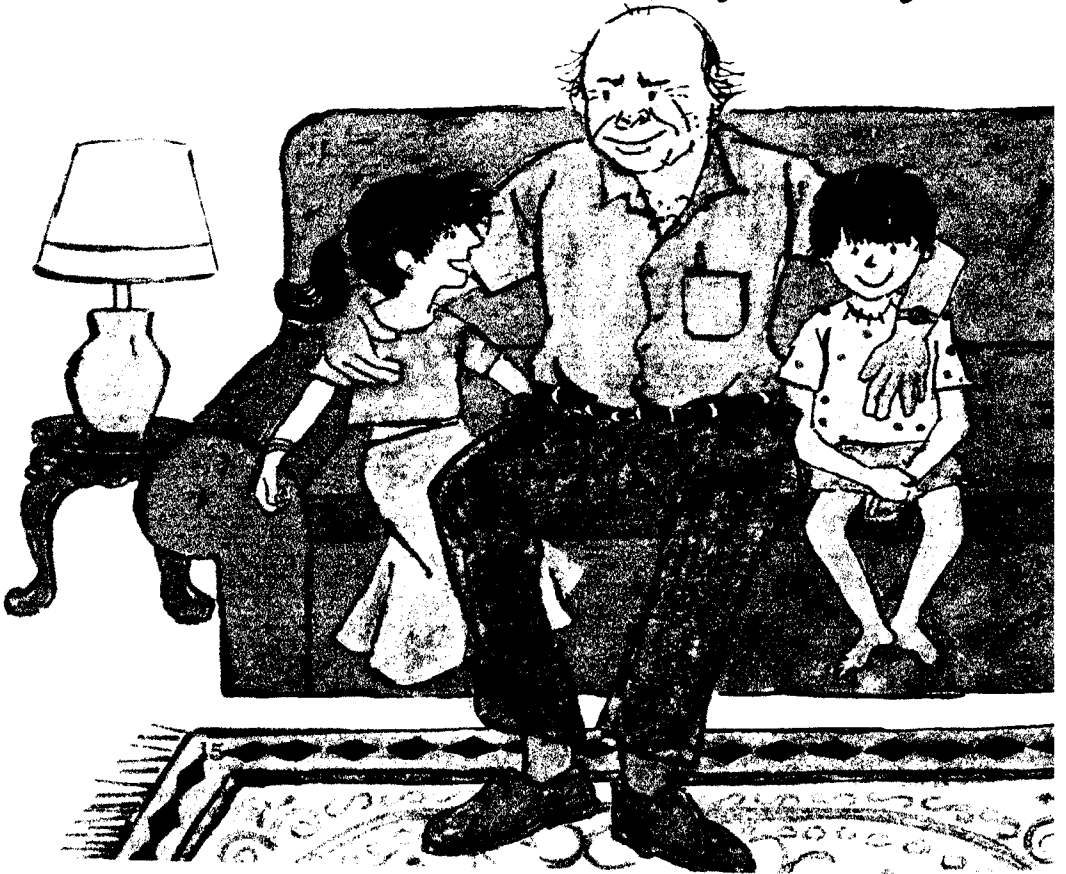


شرماتے ہوئے پر شانت اور سنجنا نے تھکے کو کھولا۔ اس میں سے ایک آبرے کا معمہ
(Jigsaw Puzzle) نکلا ”انکل بہت بہت شکر یہ“

وہ دونوں بولے۔

پر شانت اور سنجنا نے کن آنکھوں سے مسٹر راجن کو دیکھا۔ ان کی ناک واقعی بہت
بد صورت تھی لیکن ان کی مسکراہٹ بہت حسین تھی۔ ان کی مسکراہٹ کو دیکھ کر
وہ ان کی ناک کی بد صورتی کو بالکل بھول گئے۔ پر شانت کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا
کہ آخر وہ ان سے کیوں ڈر گیا تھا۔ یہ تو ہرگز چور نہیں معلوم ہوتے، اس نے
سوچا۔

جلد ہی پر شانت اور سنجنا مسٹر راجن سے یوں کھل مل کر باتیں کرنے لگے جیسے وہ
ان کے اچھے دوست ہوں۔



تھوڑی دیر بعد مسٹر راجن جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ”میں پھر جلد آؤں گا۔“ انھوں نے پرشانت اور سنجنا سے وعدہ کیا۔ جب وہ دونوں راجن صاحب سے تھوڑی دیر بیٹھے کو کہہ رہے تھے۔ ”انکل! گڈ بائی۔“ انھوں نے کھڑکی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ”دیکھو! چور چلا گیا۔“ ماں نے شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔

”انکل راجن چور نہیں ہیں“ پرشانت اور سنجنا نے پورے یقین سے کہا۔ تو انھوں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور کہا ”اچھا؟“ آپ ہم دونوں کو ستا رہی ہیں۔“ ہاں! ہاں! میرے پیارے بچے! یاد رکھو کہ کبھی کسی شخص کو اس کی صورت دیکھ کر اچھایا بُرا مت کہو! ان کی ماں نے کہا۔



